بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم بدھ

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

نمبر ۱۰۷	۲ جمادی الاوّل ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۴ ہجرت ۱۳۵۴ ہش ۔ ۱۴ مئی ۱۹۷۵ء	جلد ۶۴/۲۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

کل بھی تھوڑی دیر کے لئے حضور کو حرارت ہو گئی تھی۔ کمزوری بھی ابھی چل رہی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ ہمارا شافی خدا اپنے فضل سے حضور کو کامل و عاجل شفا بخشے اور تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

ربوہ ۱۴ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

شدید سر درد کی تکلیف ہے نواب محمد احمد صاحب کی صحت کے بارہ میں کراچی سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ مرزا شمیم احمد صاحب کے متعلق بھی فکر ہے۔

احباب جماعت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا، محترم نواب محمد احمد خان صاحب اور مکرم مرزا شمیم احمد صاحب کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۱۴ ہجرت۔ محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سابق مبلغ انچارج گھانا مشن و حال ناظم دار القضاء گزشتہ کئی روز سے بعارضہ بخار شدید بیمار ہیں۔ ضعف بہت زیادہ ہے جس کی وجہ سے تشویش ہے۔

احبابِ جماعت درد والحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم مولانا صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

فجی سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ انچارج کا اپریشن ہو گیا ہے جو خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔ اب وہ صحتیاب ہو کر ہسپتال سے گھر تشریف لے آئے ہیں۔

احباب دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی انہیں صحت و عافیت سے رکھے اور خدمتِ دین کی توفیق دیتا رہے۔

(نائب وکیل التبشیر)

ناصرات الاحمدیہ ربوہ کا سالِ رواں کا پہلا امتحان ۳۱ مئی ۱۹۷۵ء کو ہوگا انشاء اللہ۔ سیکرٹریان ناصرات تمام بچیوں کو تیاری کروائیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا پُر معارف منظوم کلام

نصرتِ الٰہی

سیّدنا حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے چند اشعار ذیل میں ہدیۂ قارئین ہیں۔ یہ اشعار حضور علیہ السّلام کی معرکہ آراء تصنیف براہین احمدیہ (حِصّہ دوم) مطبوعہ ۱۸۸۰ء سے ماخوذ ہیں:۔

خُدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نُصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالَم کو اِک عالَم دکھاتی ہے

وہ بنتی ہے ہَوا اور ہر خسِ رہ کو اُڑاتی ہے
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے

کبھی وہ خاک ہو کر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے
کبھی ہو کر وہ پانی اُن پہ اِک طوفان لاتی ہے

غرض رُکتے نہیں ہرگز خُدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خَلق کی کچھ پیش جاتی ہے

(منقول از براہینِ احمدیہ حصّہ دوم صفحہ ۱۱۴ مطبوعہ ۱۸۸۰ء)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۴ ماہ ہجرت ۱۳۵۴ھ
مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمان لانے کے بعد بدعہدی کرنیوالوں کا انجام

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کیلئے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ وہ ایمان لانے کے بعد دلی اخلاص اور خلوصِ نیت کے ساتھ اعمال صالحہ بجالائیں اور ان اعمال کی بجاآوری میں صرف اور صرف حصولِ رضائے الٰہی کو اپنا منتہائے مقصود بنائیں اور تمامتر کوشش اس بات کی کریں کہ ان کے اعمال صالحہ مثمر بثمراتِ حسنہ ثابت ہوں۔ جیسا کہ ہم گزشتہ اداریہ میں واضح کر چکے ہیں اللہ تعالیٰ نے ایسے مومنوں کو نہایت شاندار انجام کی بشارت سے نوازا ہے، چنانچہ اُس نے فرمایا ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۖۚ اَلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ
تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ؕ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ۝ (الرعد آیات ۲۹،۳۰)

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ کر ہلاک کر دیتا ہے پر جو اُس کی طرف رجوع اختیار کرے اسے وہ اپنی طرف ہدایت کی راہوں پر گامزن ہونے کی توفیق عطا کر کے ہلاک ہونے سے بچا لیتا ہے۔ یہ ہدایت پانے والے وہ لوگ ہوتے ہیں جو ایمان لانے کے بعد اپنے آپ کو ایسا بناتے ہیں کہ اُن کے دل اللہ کی یاد سے اطمینان پاتے ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ اللہ کی یاد میں مشغول رہنا اطمینان قلب کے حصول کا ایک حتمی اور یقینی ذریعہ ہے۔ لیکن یادِ الٰہی میں مشغول رہنے سے اُسی وقت ہی اطمینانِ قلب کی دولت میسّر آتی ہے۔ جب انسان ایمان لانے کے بعد مناسب حال اعمال بھی بجالائے۔ جب انسان ایمان لانے کے بعد اعمال صالحہ بجالاتا ہے اور ساتھ کے ساتھ یادِ الٰہی میں بھی مشغول رہتا ہے تب اسے نفسِ مطمئنّہ کا مقام حاصل ہوتا ہے اور حقیقی فلاح اُس کے لئے مقدر کر دی جاتی ہے اور بلحاظ انجام اس کا خوش بخت و خوش نصیب ہونا ہر شک و شبہ سے بالا ہوتا ہے۔

ان آیات سے ایمان لانے کے بعد اعمالِ صالحہ بجالانے اور ساتھ کے ساتھ یادِ الٰہی میں مشغول رہنے کی اہمیت ظاہر و باہر ہے۔ جو لوگ ایمان لانے کے بعد اعمالِ صالحہ بجالاتے ہیں اور ساتھ کے ساتھ یادِ الٰہی میں مشغول رہتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ عظیم الشان انعاموں سے نوازتا ہے۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو محض ایمان لے آنا کافی نہیں ہے بلکہ اِس کے ساتھ ہی اعمال صالحہ بجالانا ازبس ضروری ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص بھی ایمان لاتا ہے وہ اپنے اِس نیک اقدام سے اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کرتا ہے کہ وہ ہر طرف سے منقطع ہو کر اسی کی طرف رجوع اختیار کرے گا اور اُسی کا ہو کر زندگی گزارے گا۔ جو شخص بھی ایمان لانے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اختیار نہیں کرتا بلکہ اُس سے لاپرواہ رہ کر اعمالِ صالحہ نہیں بجالاتا اور اُس کی یاد میں محو رہنے کو اپنا شعار نہیں بناتا وہ بے راہ روی اختیار کر کے اِس عہد کو توڑنے کا مرتکب ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے انعام کا نہیں بلکہ اس کی لعنت کا اپنے آپ کو مورد بناتا ہے اور حسن مآب کی بجائے سوء الدار کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی جو ایمان لانے کے بعد اعمال صالحہ بجالانے کے عہد کو توڑنے کے مرتکب ہو کر بے راہ روی اختیار کرتے ہیں دو علامتیں بیان فرمائی ہیں، ایک یہ کہ وہ اُن تعلقات کو جنہیں اللہ تعالیٰ نے جوڑنے اور قائم رکھنے کا حکم دیا ہے توڑتے ہیں، دوسرے یہ کہ وہ انقطاعِ تعلقات پر ہی اکتفاء نہیں کرتے بلکہ اِس سے آگے قدم بڑھا کر ملک میں فساد انگیزی کر کے امن و امان کو تباہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں اور اُن کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَ
يَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ
فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ
الدَّارِ ۝ (الرعد آیت ۲۶)

ترجمہ:۔ اور جو اللہ (کے ساتھ کئے ہوئے) پختہ عہد کو پکّے اقرار کے بعد توڑتے ہیں اور جس تعلق کے قائم کرنے کا اللہ نے حکم دیا تھا اسے پارہ پارہ کرتے ہیں اور زمین میں فساد کرتے ہیں ان کے لئے اللہ کی طرف سے لعنت مقدر ہے اور ان کیلئے ایک بُرا گھر (بھی مقدر) ہے۔

الغرض انقطاعِ تعلقات کے ذریعہ افتراق اور فساد انگیزی دو بنیادی علامتیں ہیں اُن لوگوں کی جو ایمان لانے کے بعد اعمال صالحہ بجا نہیں لاتے بلکہ بے راہ روی اختیار کر کے اپنی من مانی کارروائیوں میں مصروف رہتے ہیں۔ اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے کے بعد اس کے مطابق اعمال صالحہ بجالانے والوں کو عظیم الشان بشارتوں سے نوازا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَلَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۙ
وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ
رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ؕ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا
ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ
السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۙ جَنّٰتُ عَدْنٍ
يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَ
ذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ
بَابٍ ۚ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى
الدَّارِ ؕ (الرعد آیات ۲۱ تا ۲۴)

ترجمہ:۔ ایسے لوگ جو اللہ کے (ساتھ کئے ہوئے) عہد کو پورا کرتے ہیں اور اس کو نہیں توڑتے اور جو لوگ ان تعلقات کو ہمیشہ قائم رکھتے ہیں جن کے قائم رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں اور بُرے (انجام والے) حساب سے خوف رکھتے ہیں اور جنہوں نے اپنے ربّ کی رضاء کی طلب میں ثابت قدمی سے کام لیا ہے اور نماز کو عمدگی سے ادا کیا ہے اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے چھپ کر بھی اور ظاہر بھی (ہماری راہ میں) خرچ کیا ہے اور جو بدی کو نیکی کے ذریعہ سے دُور کرتے رہتے ہیں اُنہیں کیلئے اِس گھر کا بہترین انجام (مقدّر) ہے یعنی مستقل رہائش کے باغات ہیں جن میں وہ خود بھی داخل ہوں گے اور ان کے بڑوں اور ان کی بیویوں اور ان کی نسلوں میں سے بھی (وہ لوگ) جنہوں نے نیکی اختیار کی ہوگی) ان میں داخل ہوں گے۔ اور فرشتے ہر دروازہ سے اُن کے پاس آئیں گے اور کہیں گے تمہارے لئے سلامتی ہے کیونکہ تم ثابت قدم رہے (اب دیکھو تمہارے لئے) اِس گھر کا کیا ہی اچھا انجام ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ تمام تر کامیابیاں ایمان لانے کے بعد ایمان کے مطابق اعمالِ صالحہ بجالانے کے عہد کو پورا کرنے کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ان اعمالِ صالحہ میں تعلقات اخوت کو مستحکم بنانے، خشیت الٰہی کے ماتحت ہر قسم کے معاصی سے مجتنب رہنے، نمازوں کو عمدگی سے ادا کرنے، انفاق فی سبیل اللہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے نیز افتراق پھیلانے اور فساد انگیزی کرنے والے بدعہدوں کی طرف سے پہنچائی جانے والی ایذاؤں پر صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ جو لوگ ایمان کے بنیادی تقاضے کے طور پر ان اعمالِ صالحہ کو بہ تعہد بجالاتے ہیں انجام کار وہ فوز و فلاح سے ہمکنار ہوتے ہیں۔ برخلاف اِس کے جو لوگ ایمان لانے کے بعد اعمالِ صالحہ بجا نہ لا کر بدعہدی کے مرتکب ہوتے ہیں اور اپنی بے راہ روی کے باعث افتراق اور فساد انگیزی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے انجام کار ناکامی و نامرادی اُن کے حصہ میں آئے بغیر نہیں رہتی۔ اوّل الذکر حسن مآب کے اور مؤخر الذکر سوء الدار کے مستحق قرار پاتے ہیں۔ یہ خدائی فیصلہ ہے جو ہر صورت ظاہر ہو کر رہتا ہے۔ دُنیا کی کوئی طاقت اسے بدلنے پر قادر نہیں ہو سکتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر زمانہ میں ظاہر ہونے والا عظیم الشان نشان الٰہی

حج بیت اللہ

مکرم میاں عبدالحی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا حال مقیم کراچی

یوں تو اس وسیع عالم کی ہر شئی اللہ تعالیٰ کی ہستی اور قدرت کا ثبوت پیش کرتی ہے اور دنیا کا ہر ذرہ وجود باری تعالیٰ کا روشن نشان ہے لیکن بعض آیات اور نشانات اللہ تعالیٰ کے خاص منشا اور تصرف کے ماتحت ظاہر ہوتے ہیں جنہیں آیات بینات اور عام اصطلاح میں معجزات کہتے ہیں پھر یہ معجزات کئی اقسام میں منقسم ہیں ان میں سے بعض وہ ہیں جو ایک خاص وقت میں ظاہر ہو کر اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت بن جاتے ہیں اور بعض ایسے معجزات ہیں جو ہر آن خدا تعالیٰ کی قدرت اور اس کے علم کامل کا ثبوت مہیا کرتے رہتے ہیں۔ پہلی قسم کے معجزہ کے جنگ بدر کو بطور مثال کے پیش کیا جا سکتا ہے۔ وہ ایک عظیم نشان تھا اور معجزات میں سے ایک غیر معمولی معجزہ تھا لیکن وہ ایک محدود وقت میں ظاہر ہوا گو اس کے نتیجہ میں نہ صرف اسلام کی تاریخ بدل گئی۔ بلکہ ساری دنیا کی تاریخ میں ایک انقلاب بپا ہوا اگر بدر کی جنگ میں ۳۱۳ نہتے بے کس اور کمزور مسلمان تلوار کی نظر ہو جاتے تو نہ دنیا میں اسلام رہتا نہ یہ انے علوم زندہ رکھے جاتے نہ ہی مزید علمی ترقیات کے راستے کھلتے نہ ہی یورپ کی اقوام خواب غفلت سے بیدار ہو کر اور مسلمانوں کی علمی ترقیوں کو بنیاد بنا کر مزید ترقیات کا راستہ ہموار کرتیں اور نہ موجودہ زمانہ کی عظیم ایجادات اور علمی و صنعتی ترقیات انسان کی آنکھوں کو چکا چوند کرتیں۔

غرض بدر کا واقعہ انسانی تاریخ کے اہم ترین واقعات میں سے ہے تاریخ انسانی کا زبردست موڑ ہے۔ اس واقعہ کے نتیجہ میں دنیا کی تاریخ ایک نئے راستہ پر پڑ گئی۔ وہ سچ مچ یوم الفرقان تھا۔ اس کی اہمیت کا اندازہ لگانا ناممکن ہے لیکن جہاں تک واقعہ کا تعلق ہے وہ ایک دن کی چند گھڑیوں میں ظاہر ہوا۔

دوسری قسم کے معجزات میں سے سب سے شاندار اور سب سے زیادہ عالمگیر معجزہ قرآن کریم کا بے مثل ہونا ہے یہ نشان ہر وقت ظاہر ہو رہا ہے۔ قرآن کریم کا بے مثل ہونے کا چیلنج ہر آن ایک زندہ اور دائمی نشان کی صورت میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ بلکہ اس کی شان زمانہ گذرنے سے اور زیادہ بڑھتی جا رہی ہے۔ آج جب دنیا نے محیر العقول ترقی کر لی ہے وہ قرآن کریم کے مقابلہ میں ایک چھوٹی سی سورت تو کجا ایک آیت بھی پیش نہیں کر سکی۔ پس یہ ایک بہت بڑا نشان ہے ایک عظیم معجزہ ہے ایک آیت بینہ ہے۔ فرقان ہے حق اور باطل میں فرق کرنے والا وہ نشان ہے جو ہر لحظہ ظاہر ہو رہا ہے۔ یہ ایک علمی نشان بھی ہے اور اس میں شک نہیں کہ یہ نشان تمام دوسرے نشانوں سے بڑھا ہوا ہے۔ کیونکہ انسان کا اصل مقصود علمی اور روحانی ترقی ہی ہے اور قرآن کریم کا معجزہ ایک علمی اور روحانی معجزہ ہے یہ بھی حقیقت ہے کہ انسان کے ایمان کی تکمیل کے لئے مادی اور ظاہری نشانات بھی ضروری ہیں اور وہ خدا جس نے روحانی اور مادی دونوں ہی عالم بنائے ہیں وہ اپنی مخلوق کو مادی اور جسمانی نشانات سے محروم نہیں رکھتا پھر جس طرح روحانی اور علمی نشانات میں سے بعض ایسے ہیں جو ایک خاص وقت میں ظاہر ہوتے ہیں اور بعض وہ ہیں جو ہر آن اور ہر زمانہ میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ اسی طرح مادی اور جسمانی نشانات میں سے بعض وہ ہیں جو اپنے اندر تسلسل رکھتے ہیں اور ہر آن ظاہر ہو کر خدا تعالیٰ کی ہستی اور قدرت کا واضح اور بین ثبوت مہیا کرتے رہتے ہیں۔ ذیل میں اس سلسلہ میں ایک عظیم نشان پیش کیا جاتا ہے۔

آج سے قریباً چار ہزار برس قبل ایک بے آباد اور غیر ذی زرع وادی میں ایک چھوٹا سا ڈرامہ کھیلا گیا اس ڈرامہ کے ارکان بھی صرف تین تھے یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام۔ اس ڈرامہ کو دیکھنے والا بھی بظاہر کوئی نہ تھا۔ ہاں خود خدا تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس ڈرامہ کا منظر دیکھ رہے تھے۔ درحقیقت خود خدا تعالیٰ ہی اس ڈرامہ کے پلاٹ کو ترتیب دینے والا تھا یہ ڈرامہ کھیلا گیا لیکن بظاہر یہ بھی ہزاروں بلکہ لاکھوں واقعات میں سے ایک واقعہ تھا اور ہو سکتا تھا کہ اس واقعہ کا جاننے والا کوئی نہ ہوتا یا ایک محدود طبقہ کے لوگ اس کو جاننے والے ہوتے اور کچھ عرصہ کے بعد اس کا کوئی ذکر نہ ملتا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے یہ ڈرامہ اس لئے نہیں کروایا تھا۔ کہ لوگ اس کو بھول جاتے بلکہ وہ اس چھوٹے سے ڈرامہ کو ابدالآباد تک زندگی دینا چاہتا تھا آئیے ہم خدا تعالیٰ کی آخری شرعی کتاب میں اس ڈرامہ کا ذکر پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس حسین واقعہ کو پاک کے کئی مصول کو صرف ایک بار نہیں بلکہ متعدد بار مختلف جگہوں اور مختلف پیرایوں میں بیان کیا۔

ہماری قوت متخیلہ چار ہزار سال قبل ایک فانی فی اللہ ہستی کو بڑے درد اور الحاح سے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ مناجات کرتے سنتی ہے

رَبَّنَآ اِنِّیۡۤ اَسۡکَنۡتُ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ بِوَادٍ غَیۡرِ ذِیۡ زَرۡعٍ عِنۡدَ بَیۡتِکَ الۡمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِیُـقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجۡعَلۡ اَفۡـئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَہۡوِیۡۤ اِلَیۡہِمۡ وَارۡزُقۡہُمۡ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّہُمۡ یَشۡکُرُوۡنَ۔

(ابراہیم ۳۸)

اے ہمارے رب! میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو تیرے معزز گھر کے پاس ایک ایسی وادی میں جس میں کوئی کھیتی نہیں ہوتی لا بسایا ہے۔ اے میرے رب! میں نے یہ اس لئے کیا ہے تا وہ عمدگی سے نماز ادا کریں پس تو لوگوں کے دل ان کی طرف جھکا دے اور انہیں مختلف پھلوں سے رزق دے تاکہ وہ (ہمیشہ تیرا) شکر کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس عظیم الشان قربانی کو اور آپ کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَاَذِّنۡ فِی النَّاسِ بِالۡحَجِّ یَاۡتُوۡکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاۡتِیۡنَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ۔

(الحج ۲۸)

تمام لوگوں میں اعلان کر دے کہ وہ حج کی نیت سے تیرے پاس آیا کریں۔ پیدل بھی اور ہر ایسی سواری پر بھی جو لمبے سفر کی وجہ سے دبلی ہو گئی ہو (ایسی سواریاں) دور دور سے گہرے راستوں پر سے ہوتی ہوئی آئیں گی۔

اس حکم الٰہی کے نتیجہ میں حج کا ذریعہ پھر سے شروع ہو گیا۔ لیکن ایک لمبے عرصہ تک بیت اللہ صرف عربوں کا قومی اور روحانی مرکز ہی رہا۔ گو اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ایک عرصہ تک بنی اسرائیل کے بعض انبیاء بھی حج بیت اللہ کا فریضہ بجا لاتے رہے مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لائل پوری نے (انبیاء بنی اسرائیل کے حج بیت اللہ کے بارہ میں نہایت اعلیٰ پایہ کے مضامین لکھے تھے) لیکن بہر حال بحیثیت مجموعی یہ صرف عربوں ہی کا روحانی مرکز تھا اور اسلام سے قبل اسے بین الاقوامی حیثیت حاصل نہیں ہوئی تھی بلکہ ایک عرصہ کے بعد خود مکہ کے رہنے والوں نے ہی اس میں بت نصب کر کے حج کی اصل غرض کو یکسر نظر انداز کر دیا تھا۔

اس عرصہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل کا دوسرا حصہ (بنی اسرائیل) خدا کی روحانی اور مادی نعمتوں کا وارث بنا رہا۔ انہوں نے دنیوی اقبال سے بھی حصہ لیا اور ان کے پاس پے در پے خدا تعالیٰ کے انبیاء بھی آئے بنی اسماعیل مادی ترقیات سے تو محروم تھے ہی انہوں اپنے روحانی ورثہ

کی بھی نافرمانی کر کے بظاہر اپنی تباہی اور موت پر دستخط کر دئے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بنی اسمٰعیل کے لئے جو وعدے کئے تھے وہ پورے ہونے والے نہ تھے۔ اڑھائی ہزار سال کا طویل عرصہ گذر گیا نسلوں پر نسلیں انتظار کرتے ہوئے گذر گئیں۔ لیکن بظاہر وہ وعدے پورے نہ ہوئے اور آخر میں خود مکہ کے مکینوں نے جو تھوڑی بہت شمع امید تھی اسے بھی گل کر دیا۔

تب ناگہاں غیب سے ایک ہاتھ ظاہر ہوا۔ بنی اسماعیل کی رفعتوں کی تعمیر اس پتھر سے ہوئی جسے معماروں نے رد کر دیا تھا اس کے "کونے کا پتھر" بننے کی ساعت آگئی۔ جس غرض کے لئے اللہ تعالیٰ نے افلاک کو پیدا کیا تھا اس کے پورا ہونے کا وقت آگیا اور حضرت آمنہ کے لال محمد عربی مکی و مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا کو ایک آخری اور کامل شریعت کے دینے کا اعلان کر دیا گیا اور ساتھ ہی روحانی ہدایت کے آخری مرکز کا بھی اعلان کر دیا گیا۔ وہ دیر سے آیا۔ وہ اڑھائی ہزار سال کے طویل انتظار کے بعد آیا۔ وہ ایک اُمّی قوم میں سے اٹھا وہ خود بھی اُمّی تھا وہ بے سروسامانی کی حالت میں آگے بڑھا وہ خود آگے نہیں بڑھا بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پیدا کرنے والے خدا نے اسے غار حرا کی تاریکیوں میں دنیا کو منور کرنے کے لئے آگے بڑھنے کا حکم دیا جس طرح ماں پیار سے اپنے بچے کا ہاتھ پکڑتی ہے اسی طرح اس کے خالق نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے سب سے آگے لا کھڑا کیا۔ اس نے اسے ایک طرف آخری اور مکمل شریعت عطا کی اور دوسری طرف یہ اعلان کیا کہ یہ کعبہ اب بیت اللہ اب سارا دنیا کا روحانی مرکز ہوگا۔ اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے یہ اعلان کروایا کہ

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔

(المائدہ)

اللہ نے کعبہ یعنی محفوظ گھر کو، لوگوں کی دائمی ترقی کا ذریعہ بنایا ہے اور نیز حرمت والے مہینے اور قربانی کو اور ان (جانوروں) کے گلے میں پٹہ ڈالا گیا ہو ان کو بھی اس نے اس لئے بنایا ہے کہ تم جان لو کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ سب کو جانتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں یہ اعلان کیا ہے کہ آئندہ سے کعبۃ اللہ کو لوگوں کی دائمی ترقی کا ذریعہ بنایا گیا ہے اور یہ وعدہ پورا ہوگا اور زمانہ میں پورا ہوتا رہے گا اور اس کا پورا ہونا یہ امر ثابت کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کو زمین و آسمان کا اور ہر چیز کا علم ہے اسے علم ہے گذشتہ زمانہ کا۔ اسے علم ہے موجودہ زمانہ کا۔ اور اسے علم ہے آئندہ زمانہ کا اور کوئی بات بھی اس کے احاطۂ علم سے باہر نہیں۔ اس بات کا اعلان صرف وہی ہستی کر سکتی ہے جو قادر مطلق ہو اور جس کا علم ہر چیز پر حاوی ہو۔ دنیا کا بڑے سے بڑا انسان بھی ایسا دعویٰ نہیں کر سکتا

پھر یہ دعوے ایسے حالات میں کیا گیا تھا جبکہ بے بس اور بے کس مسلمان موت اور زندگی کی کشمکش میں مبتلا تھے اس زمانہ میں یہ اعلان بظاہر ایک پاگل کی بڑ سے زیادہ اہمیت نہ رکھتا تھا۔ وہ مسلمان جنہیں اپنے وطن میں ہی چین کی زندگی میسر نہ تھی۔ وہ یہ دعوے کر رہے تھے کہ کعبہ کے ذریعہ سے کل دنیا کی ظاہری و باطنی زندگی کا سامان کیا جائے گا۔ پھر یہ سامان صرف ایک زمانہ کے لئے نہیں ہوگا۔ یہ سامان ہر زمانہ کے لئے ہوگا۔ کعبہ دنیا کا روحانی مرکز ہوگا اور ہر زمانہ میں لوگ یہاں حج کے لئے آتے رہیں گے ہر زمانہ میں یہاں حج کے موقع پر قربانیاں کی جائیں گی اور جانوروں کے گلے میں جو پٹے ہیں وہ بھی خدا تعالیٰ کے اس وعدہ کی یاد دلاتے رہیں گے کس قدر عظیم اعلان تھا اور بظاہر کس قدر ناممکن العمل لیکن جس شان سے یہ وعدہ پورا ہوا۔ ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا وہ دنیا کی آنکھیں کھولنے کے لئے ایک واضح اور مبرہن نشان ہے

اس اعلان کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی ترقی کے رستے کھول دیئے اور تھوڑے ہی عرصہ بعد سارا عرب ایک ہاتھ پر جمع ہو گیا۔ لیکن عین اس حالت میں دنیا کا سب سے بڑا انسان اس دنیا سے رخصت ہو گیا اور امت مسلمہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیفہ منتخب کر لیا۔ اس وقت بظاہر ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ جن سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ اب اسلام چند روز کا مہمان ہے اور اس ننھے سے پودے پر ایسی باد صرصر چلی کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ چند دنوں کے اندر اندر یہ پودا زمین سے اکھڑ جائیگا ایک طرف اسے روم کی عظیم الشان سلطنت سے خطرہ تھا۔ دوسری طرف جھوٹے مدعیان نبوت کھڑے ہو گئے اور تیسری طرف ان باغیوں کی طرف سے اندرونی طور پر فتنہ پیدا ہو گیا تھا جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر سایہ تربیت کا موقعہ نہیں ملا تھا اور حضور کے رخصت ہوتے ہی انہوں نے بغاوت اختیار کر لی دنیا کی تاریخ میں کوئی دنیوی لیڈر ایسے حالات پر قابو پانے میں کامیاب نہیں ہوا۔ دوسری جنگ عظیم میں اتحادیوں کے حملہ کے وقت جرمن قوم کی جو حالت تھی اس سے کہیں زیادہ نازک حالت اس شجرۂ اسلام کی تھی۔ نپولین کی واٹرلو کی شکست کے بعد جو فرانس کی حالت تھی یا جو نپولین کی حامی فوج کی حالت تھی اس سے زیادہ نازک حالت حضرت ابوبکرؓ کے ابتدائی ایام میں اسلام کی تھی حضرت ابوبکرؓ اگر محض سیاسی اور دنیوی لیڈر ہوتے تو اس وقت یقیناً ناکام ہو جاتے لیکن نہیں آپ ناکام نہیں ہو سکتے تھے کیونکہ خدائے بزرگ و برتر نے پہلے سے یہ اعلان کر رکھا تھا کہ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِّلنَّاسِ الخ پھر حضرت ابوبکرؓ اس لئے بھی ناکام نہیں ہو سکتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اور وعدوں کے علاوہ قرآن کریم میں یہ وعدہ بھی کیا ہوا تھا کہ

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ۔ الخ

قصہ مختصر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کے ذریعہ اپنی قدرت کا دوسرا ہاتھ دکھایا اور نہ صرف خطہ عرب میں ہی اسلام کو استحکام نصیب ہوا۔ بلکہ اس وقت کی دو بڑی طاقتیں بھی اس کے مقابل پر آکر شکست فاش کھا گئیں کسریٰ ایران کی حکومت تو ہمیشہ ہمیش کے لئے مٹ گئی اور قیصر کو بھی ایسی شکست کھانی پڑی کہ گو اس کے بعد بھی قیصری حکومت صدیوں قائم رہی۔ لیکن اسے اس زمانہ جیسی شان نصیب نہ ہوئی اور پندرھویں صدی میں اس سلطنت کے آثار باقیہ بھی مٹ گئے

آج تک دنیا کے تاریخدان حیران ہیں۔ وہ کیا چیز تھی جس نے عرب کے ان ناکندہ تراش بدوؤں کو اس وقت کی معلوم دنیا کا حاکم بنا دیا اور صرف حاکم ہی نہیں بنا دیا بلکہ انہیں اُمّی ہونے کے باوجود تاریخ ساز علمی کارہائے نمایاں بجا لانے کی توفیق دی۔ یہ تاریخ دان بیشک معجزے بتاتے ہیں لیکن ایک سیدھی سادھی بات ان کی نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہے یا وہ اس بات کو اپنے بغض اور حسد کی وجہ سے دفعتہ دیکھنا ہی نہیں چاہتے اور وہ سیدھی سادھی بات یہی ہے کہ خلاق عالم نے یہ اعلان کیا تھا کہ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِّلنَّاسِ الخ اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ بڑی شان سے پورا ہوا۔ اس عرصہ میں دنیا میں بڑی بڑی زبردست قومیں اٹھیں اور کچھ عرصہ کے بعد زوال پذیر ہو گئیں۔ بڑے بڑے شہر شہرت کے آسمان پر چمکے لیکن کچھ عرصہ تک دنیا کی توجہ کا مرکز بنے رہنے کے بعد ان کی عظمت داستان پارینہ بن گئی یا وہ زلازل اور دوسری آفات کا شکار ہو کر دنیا سے معدوم ہو گئے۔ بیشک مسلمانوں پر بھی ادبار کی گھڑیاں آئیں اور مسلمانوں کے قائم کردہ مراکز بھی قانون قدرت کے ماتحت ایک عرصہ کے بعد اپنی وقعت کو کھو بیٹھے۔ مثلاً بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی۔ قرطبہ اغیار کے قبضہ میں آگیا یروشلم کا شہر قریباً ایک صدی تک عیسائیوں کے قبضہ میں رہا۔ تیرھویں صدی کے آخر میں تو ساری دنیا میں ہی اسلام پر ضعف آگیا۔ مسلمانوں کی حکومتیں مٹ گئیں اور غیر اقوام ان پر غالب آگئیں ان کی علمی اور روحانی ترقی بھی رک گئی۔ لیکن خدا کا بنایا ہوا دنیا کا روحانی اور دینی مرکز مکہ دنیا کا دینی اور روحانی مرکز بنا رہا۔

اللہ تعالیٰ نے اس مرکز کے لئے کسی خوبصورت اور شاندار شہر کو نہیں چنا۔ اس نے ایک بے آب و گیاہ جگہ کو چنا جس میں ظاہری لحاظ سے کوئی دلکشی نہ تھی اور اس سے اللہ تعالیٰ یہ بتانا چاہتا تھا کہ باوجود ظاہری طور پر کسی خوبی کے نہ ہونے کے میں جس جگہ کو بھی روحانی مرکز بناؤں گا وہ دنیا کا مرکز بنا رہے گی اور اس عرصہ میں بھی وہ مرکز بنی رہے گی جب اس سے عقیدت رکھنے والے لوگوں کی شان و شوکت مٹ جائیگی۔

یہ بڑی عجیب بات ہے کہ بنی اسرائیل کی مماثلت میں مسلمانوں پر بھی ادبار کے دور آئے لیکن ان کے برعکس مسلمانوں کا دینی اور روحانی مرکز ہر حالت میں ان کے قبضہ میں رہا۔ کسی غیر قوم کے قبضہ میں نہیں گیا۔

بعض مخالفین اسلام کا یہ خیال غلط ہے کہ عرب کا علاقہ بنجر اور بے آب و گیاہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہونے کی وجہ سے غیر قوموں کی توجہ کا مرکز نہ بنا۔ کیونکہ اسلام سے قبل قریب ترین زمانہ میں ابرہہ نے اس مرکز کو برباد کرنے کی ناکام کوشش کی۔ اس وقت مکہ کو بچانے والی کوئی دنیوی طاقت نہیں تھی۔ خدا تعالیٰ نے معجزانہ طور پر ہی اسے بچایا اور محفوظ رکھا۔ پھر اسلام کے بعد تو دشمن ممالک کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ کسی طرح اسلام کے روحانی مرکز کو تباہ و برباد کر دیا جائے یا اسے اپنے قبضہ میں لے لیا جائے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ صرف مسلمان ہی وہ قوم ہیں جن کا ایک عالمی مرکز ہے۔ ہر سال ان کی ایک بڑی تعداد دنیا کے مختلف حصوں سے یہاں حج کے لئے جمع ہوتی ہے اور کوئی مذہبی یا سیاسی اختلاف انہیں اس سے باز نہیں رکھتا۔ یہ چیز دنیا کی آنکھوں میں خار کی طرح کھٹکتی ہے کہ مسلمانوں کے مقابلہ میں ان کے پاس کوئی جگہ ایسی نہیں جس کو وہ اپنا روحانی مرکز قرار دے سکیں۔ روما بے شک عیسائیت کا ایک مرکز ہے لیکن کیتھولک فرقہ کے سوا باقی دنیائے عیسائیت کو اس سے کوئی تعلق نہیں۔ یہودی بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس وقت ان کے پاس ان کا روحانی مرکز موجود ہے لیکن دو ہزار برس کے طویل عرصہ تک یہ مرکز ان کے قبضہ میں نہیں تھا اور اب بھی اس مرکز کا ان کے قبضہ میں آنا ان لوگوں کا رہینِ منت ہے جن کے ہادی کو انہوں نے صلیب پر لٹکا دیا تھا۔ پھر ان کا یہاں جمع ہونا قرآن کریم کی ایک پیشگوئی کو سچا ثابت کرتا ہے اور یہ جمع ہونا عارضی ہے جیسا کہ قرآن کریم سے واضح ہے۔

غرض مسلمانوں کے اس مرکز کو دیکھ کر دشمن حسد کی آگ میں جل رہا ہے۔ جرمنی کے عظیم لیڈر پرنس بسمارک نے کہا تھا کہ جب تک ساری دنیا کے مسلمانوں کا ایک روحانی مرکز ہے مسلمانوں کو تباہ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ مرکز مسلمانوں کی طاقت کے زمانہ میں ان کا مرکز رہا اور اس زمانہ میں بھی ان کا مرکز رہا جب مسلمان حکومتیں مٹ گئیں اور اغیار کے قبضہ میں آگئیں۔ دشمن اگر چاہتا تو اس دوران اس پر حملہ کر کے اسے تباہ کر دیتا لیکن نہیں وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے چودہ سو سال قبل بتا دیا تھا کہ کعبہ کے ساتھ بنی نوع انسان کی بقا وابستہ ہے۔

پس بیت اللہ ایک ایسا نشان ہے جو ہر آن، ہر لحظہ اور ہر ساعت خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی قدرت اور اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ السلام کی صداقت کا بیّن ثبوت پیش کر رہا ہے۔ آج کوئی دن ایسا نہیں جاتا جب تھوڑے یا زیادہ لوگ بیت اللہ کا طواف نہ کر رہے ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کو کئی سال تک مکہ میں سکونت پذیر ہونے کا موقع ملا لیکن رات اور دن میں آپ کو کوئی گھڑی ایسی نہ ملی جس میں لوگ بیت اللہ کا طواف نہ کر رہے ہوں۔ پس یہ نشان ہر آن اور ہر لمحہ دنیا پر ظاہر ہو رہا ہے۔ یہ نشان کسی خاص زمانہ یا وقت سے مقید نہیں، یہ ایک دائمی اور ابدی نشان ہے ٭

عہدیداران مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں!

"تحریک جدید" کی مبارک تحریک کے ذریعہ سے ساری دنیا میں تبلیغِ اسلام ہو رہی ہے۔ اسکے متعلق سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

"یاد رکھو یہ تحریک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اسلئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا اور اس کی راہ میں جو روکیں ہوں گی ان کو بھی دُور کر دے گا اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے خدا تعالیٰ اس کو برکت دے گا۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کو یہ آواز دے رہے ہیں کہ آؤ! آگے بڑھو! غلبۂ اسلام کے سامان پیدا کر دیئے گئے ہیں۔ مزید قربانیاں دو تاکہ اسلام کی فتح تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لو۔"

احباب جماعت اسلام کی فتح کو جلد از جلد دیکھنے کے لئے مالی و جانی قربانیاں پیش کرتے ہوئے شاہراہ غلبۂ اسلام پر تیزی سے رواں دواں ہیں۔ ضرورت ہے کہ ہم اپنے قدموں کو اور تیز کریں۔

عہدیداران مجالس انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ اپنی مساعی کی رپورٹ معین اعداد و شمار کے ساتھ دفتر مرکزیہ کو ہر ماہ بھجوایا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی میں برکت دے اور انہیں قبول فرمائے۔ آمین

قائد تحریک جدید
انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

کلام الامام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"ہماری جماعت کو چاہیئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں ...... اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی۔"

(ملفوظات جلد ۲ صـ ۱۲۲)

اگر آپ انصار اللہ کے امتحان میں شریک ہوں گے تو مندرجہ بالا ارشادِ امام کی تعمیل کر رہے ہوں گے۔ سہ ماہی دوم کا امتحان ماہ احسان/جون میں ہوگا۔ اس کے نصاب میں ترجمہ پارہ ۱۶ ربع اوّل اور رسالہ "سبز اشتہار" شامل ہیں۔

ترجمہ سیکھنے کے لئے تفسیر صغیر حاصل کیجئے۔ "سبز اشتہار" الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے براہِ راست طلب فرمائیں۔ (قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ)

امتحان میں کامیابی پر شکرانہ

ہماری ایک عزیزہ بنت مکرم مولوی غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم نے گوجرانوالہ سے ایم۔ اے میں اعلیٰ کامیابی پر تعمیر مساجد کے لئے شکرانہ کے طور پر -/۵۰ روپے ادا فرمائے ہیں۔ قارئین کرام عزیزہ کی مزید کامیابیوں اور دینی و دنیاوی بہتری کے لئے دعا فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرا بچہ عزیز مبشر احمد بارہ یوم سے بیمار ہے بخار اُترتا نہیں ہے۔ احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد عزیز کو کامل صحت دے۔ آمین

(پنڈت محمد نصر اللہ رنگساز۔ ربوہ)

۲۔ مکرم وسیم احمد صاحب طاہر معتمد ضلع لاہور ایک ہفتہ سے بیمار ہیں احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو جلد صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(عبد اللطیف کپورتھلوی دار العلوم غربی۔ ربوہ)

۳۔ خاکسار کا اکلوتا بچہ فاروق احمد مجوکہ بعمر سات سال گزشتہ ۲-۳ برس سے بعارضہ دمہ بیمار ہے۔ علاج معالجہ سے خاطر خواہ افاقہ نہیں ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (محمد قاسم مجوکہ یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ، زونل آفس کچہری بازار سرگودھا)

۴۔ میری والدہ محترمہ کافی عرصہ سے ٹانگوں میں درد کی وجہ بیمار ہیں اب لاہور میں ہسپتال میں داخل ہیں۔ تمام بہنوں اور بھائیوں سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے آمین۔ (نور اللہ چوڑا اسگھر ضلع شیخوپورہ)

۵۔ مکرم نیاز احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ آصل گرو کے کی اہلیہ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ اس وقت گنگا رام ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد زاہد قریشی۔ لاہور)

خطرناک چارہ بے خطر ڈالیے
بشرطیکہ آپ کے پاس اکسیر اپھارہ کا سٹاک موجود ہو۔ اکسیر اپھارہ کے استعمال نے خدا کے فضل سے خطرناک سے خطرناک اپھارہ میں مبتلا سینکڑوں جانوروں کی جان بچائی ہے۔
فی پیکٹ -/۱ درجن یا زیادہ ۳۳ فیصدی کمیشن
مفید لٹریچر مفت
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶ ۶۰۷

ھو الشافی
دانت نکلوانے کی غلطی مت کیجئے!
بلکہ بیمار دانت کا علاج
اینٹی پائیوریا ANTI PYORRHEA.
اینٹی کیریز ANTI CARRIES.
سے کیجئے۔ قیمت مکمل کورس -/۱۰
دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر مفت
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶ ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عمل کرو، عمل کرو، عمل کرو مگر سب کچھ کرنے کے بعد بھی یہ سمجھو کہ ہم نے کچھ نہیں کیا

خدا کی رحمتیں انہی پر نازل ہوتی ہیں جو سب کچھ کرنے کے بعد بھی یہی کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم تہی دست ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳۰ دسمبر ۱۹۶۶ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا:-

"نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صرف راتوں کو جاگنے سے، صرف قیامِ لیل یا احیاءِ لیل سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔ بہت سے وہ بھی ہیں جو بھوکے رہتے ہیں مگر روزے کا ثواب حاصل نہیں کر سکتے بہت سے ایسے ہیں جو راتوں کو جاگتے ہیں مگر ان پر ملائکہ کا نزول نہیں ہوتا۔ یہ نزول ان بندوں پر ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کے لئے اخلاص کے ساتھ، فروتنی اور عاجزی کے ساتھ راتوں کو جاگ کر اس کے حضور جھک کر اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں اور سب کچھ کرنے کے بعد بھی وہ یہی کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم تہی دست ہیں کیونکہ جو کچھ ہم تیرے سامنے پیش کر رہے ہیں اس کے متعلق ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس کے اندر کوئی ایسا کیڑا تو نہیں جو تیری ناراضگی کا موجب ہو۔ پس بجائے اس کے کہ ہم یہ کہیں کہ ہم تیرے حضور اپنے اس عمل کا تحفہ پیش کرتے ہیں۔ ہم آج تجھے یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم جو کچھ پیش کر رہے ہیں اسے نظر انداز کر دے۔ ہمارے پاس کچھ بھی نہیں، ہمیں اپنی مغفرت اور اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے۔ ہمیں نہ کسی عمل کا دعوےٰ۔ نہ ہم اس کا انعام تجھ سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ہم یہ دعوےٰ ضرور کرتے ہیں کہ تُو نے اپنی ذات کو غفور بھی کہا ہے اور رحیم بھی کہا ہے۔ پس تجھے تیرے غفور ہونے کا واسطہ، تجھے تیرے رحیم ہونے کا واسطہ ہمیں اپنی مغفرت کی چادر کے نیچے چھپا لے اور ہمیں اپنی رحمتوں سے نواز کہ اگر تُو ہمیں محض اپنے فضل سے اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ اگر تُو اپنی صفت رحیم کو جوش میں لا کر ہم پر اپنی رحمت کا سایہ کر دے تو یہ ناقص عمل ہم نے کیا کرنے ہیں؟ اور ان کا ہمیں کیا فائدہ؟؟ عمل تو ہم نے اس لئے کئے تھے کہ ہم تیری خوشنودی، تیری رضا کو حاصل کر لیں۔ جب تیری مغفرت کے ذریعہ، جب تیری رحمت کے ذریعہ وہ ہمیں مل گئی تو ہم یہ کیوں کہیں کہ اے خدا! ہم نے کچھ نیک کام کئے تھے ان کی جزا ہمیں دے۔

اس کے ساتھ ہی حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص خدا کی راہ میں اعمالِ صالحہ بجا لانے سے گریز کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ میں بغیر کسی عمل کے اس کی خوشنودی کو حاصل کر لوں گا وہ بھی غلطی پر ہے وہ بھی خدا کو ناراض کرنے والا ہے۔

تو درمیانی راستہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے پیش کیا ہے وہ یہ ہے کہ اعمال میں کوتاہی نہ کرو اور نیک اعمال بجا لانے میں غفلت نہ برتو جس حد تک ممکن ہو سکے دن اور رات اعمالِ صالحہ بجا لاتے ہوئے اپنی زندگی کی گھڑیوں کو گزارو لیکن اس کے ساتھ ہی یہ نہ سمجھو کہ تم اپنے عمل کے نتیجہ میں کچھ بن گئے یا تمہارے عمل کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ تم سے خوش ہو جائے گا اور راضی ہو جائے گا۔ کیونکہ تم نہیں کہہ سکتے کہ تمہارے اعمال میں ریاء کے، تمہارے اعمال میں تکبّر کے، تمہارے اعمال میں خودنمائی اور خود پسندی کے، تمہارے اعمال میں دوسروں کے لئے حقارت کے ایسے جراثیم نہیں پائے جاتے جو خدا کو ناراض کر دیتے ہیں۔

پس عمل کرو، عمل کرو اور عمل کرو لیکن سب کچھ کرنے کے بعد بھی یہ سمجھو کہ تم خالی ہاتھ اور تہی دست ہو"

(الفضل ۱۴ جنوری ۱۹۶۷ء صفحہ ۳)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

مرکزی سالانہ امتحانات

امسال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام ہونے والے امتحانات ۸ جون ۱۹۷۵ء بروز اتوار منعقد ہوں گے۔ قائدین کرام سے التماس ہے کہ وہ اپنے خدام کو ان امتحانات کی پوری تیاری کروائیں نیز ۲۰ مئی تک پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے ضرور مطلع فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

غلبۂ اسلام کے عظیم منصوبہ کے لئے جن مخلصین نے وعدے کئے تھے کہ وہ فنڈز مہیا کریں گے۔ انہوں نے پہلے سال میں کل وعدہ کا $\frac{1}{15}$ ادا کرنا تھا اور اس سال مزید $\frac{1}{15}$ دینا ہے افراد و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے حلقہ میں جائزہ لیں کہ کوئی وعدہ کنندہ ایسا تو نہیں رہ گیا جس نے ابھی پہلا پندرھواں حصہ ادا نہ کیا ہو۔ اگر ہو تو انہیں بقایا دار نہ رہنے دیں۔ جزاکم اللہ۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

نقیب کی فوری ضرورت

احمدیہ مسجد نور راولپنڈی کے لئے ایک مستعد نقیب کی فوری ضرورت ہے۔ سائیکل چلانا جاننے والے خواہشمند دوست اپنے صدر جماعت کی وساطت سے درخواست بھجوائیں یا بالمشافہ ملاقات فرمائیں۔ تنخواہ حسبِ لیاقت دی جائے گی۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی)

سُنہری موقع

سپیشل گندم

اہالیانِ ربوہ کی سہولت کے لئے ہم نے ہر قسم کی گندم ارزاں نرخوں پر مہیا کرنے کا کام شروع کیا ہے۔ اس سُنہری موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنی پہلی فرصت میں ہمارے ہاں تشریف لائیں۔

۱۔ عبدالسلام اینڈ کو ڈیلر گورنمنٹ
۲۔ چوہدری اینڈ سنز جنرل کریانہ مرچنٹ رحمت بازار بالمقابل لنگر خانہ نمبر ۲ ربوہ
فون ۶۶۸

ایک احمدی نوجوان کی نمایاں کامیابی

جماعتِ احمدیہ گوجرہ کے ایک خادم عزیز طاہر محمود ثاقب ابن مکرم چوہدری برکت علی صاحب نے سال ۱۹۷۴ء کے امتحان میں انٹر آرٹس گروپ میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کی ہے۔ بورڈ کی طرف سے عزیز کو سلور میڈل (NATIONAL TALENT MADDLE) تمغہ قومی ذہانت اور وظیفہ قومی ذہانت دیا گیا ہے۔

گوجرہ کالج میں یہ پہلا اعزاز ہے جو کسی طالب علم کو دیا گیا ہے۔ عزیز طاہر محمود ثاقب مجلس خدام الاحمدیہ گوجرہ کا سرگرم رکن ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو مزید دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے۔

(عبدالقدیر فیاض مربی سلسلہ احمدیہ حلقہ گوجرہ)

درخواست دعا

مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب اعجاز کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے۔ (حکیم عبدالواحد واقفِ زندگی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah